13. شیشہ کا آدمی

اختر الایمان

پڑھیے۔ سوچیے اور جواب دیجیے۔

کسی گاؤں میں
دو دوست حامد اور جاوید رہتے تھے۔
حامد ترکاری کا کاروبار کرتا تھا اور جاوید مٹی
کے گھڑوں کا۔ ایک مرتبہ دونوں ایک شہر کو گئے تا کہ اپنے کاروبار
کے لیے سامان خرید سکیں۔ حامد نے ترکاری اور جاوید نے
گھڑے خریدے۔ اور اپنا اپنا مال انہوں نے تھیلوں
میں بھر لیا۔ اسکے بعد دونوں تھیلوں کو ایک رسی سے
باندھ کر ایک گھوڑے پر اسطرح رکھ دیا کہ ایک طرف ترکاری کا تھیلا
اور دوسری طرف گھڑوں کا تھیلا لٹک رہا تھا۔ حامد نے جاوید سے کہا مجھے
شہر میں کچھ دیر اور ٹھہرنا ہے تم گھوڑے کو لے کر گاؤں پہنچو میں بعد میں آتا
ہوں۔ جاوید گھوڑے کو لے کر گاؤں کی طرف روانہ ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد
گھوڑے کو بھوک لگنے لگی تو اس نے ادھر ادھر نظر دوڑائی تب اسے اپنی
پیٹھ پر لدی ترکاری نظر آئی۔ گھوڑے نے منہ پھیر کر تھوڑی سی ترکاری کھینچی
اور کھانے لگا۔ جاوید نے گھوڑے کی اس حرکت کو دیکھا اور خاموش رہا۔
گھوڑا بار بار ترکاری کھاتا رہا۔ جاوید یہ سوچنے لگا کہ گھوڑا ترکاری کھا رہا
ہے تو اس میں میرا کیا نقصان ہے۔ میرے گھڑے تو محفوظ ہیں۔ لیکن اس
وقت اسے بہت دکھ اٹھانا پڑا جب گھوڑے کے بار بار ترکاری کھانے کی
وجہ سے ترکاری کا وزن کم ہو گیا اور گھڑے وزنی ہو گئے اور نیچے گر
کر سارے کے سارے چکنا چور ہو گئے۔

اِن سوالوں کے جواب دیجیے۔

1۔ حامد اور جاوید شہر کس لیے گئے؟

2۔ گھوڑا ترکاری کیوں کھا رہا تھا؟

3۔ گھوڑے کے ترکاری کھانے پر جاوید نے کیا سوچا؟

4۔ اس کہانی سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

مرکزی خیال :

اس نظم میں شاعر نے جدید دور کے انسان کی مفاد پرستی، خود پسندی، بے حسی اور سماج سے لاتعلقی کو اجاگر کیا ہے اور بتلایا ہے کہ کس طرح آج کا انسان دوسروں کے سکھ، دکھ سے اپنے آپ کو الگ تھلگ رکھتے ہوئے اپنے محدود دائرہ میں زندگی گزار رہا ہے۔ ایسی زندگی کو عافیت اور ترقی کی زندگی سمجھ رہا ہے۔ شاعر نے ایسے ہی بے حس لوگوں کو شیشہ کے آدمی سے تعبیر کرتے ہوئے بھرپور طنز کیا ہے۔ اس نظم سے ہم کو یہ نصیحت ملتی ہے کہ سماج کے تئیں لاتعلقی و بے پرواہی انسانیت کے خلاف ہے۔ ایک اچھا اور کامل انسان وہی ہے جو دوسروں کے درد کو اپنا درد سمجھے اور دوسروں کے دکھ درد میں کام آئے۔ بقول شاعر

ہیں لوگ جہاں میں وہی اچھے   آتے ہیں جو کام دوسروں کے

ماخذ

یہ نظم اختر الایمان کے شعری مجموعہ ''بنت لمحات'' سے لی گئی ہے

طلبا کے لیے ہدایات

- سبق پڑھیے اور ایسے الفاظ کے نیچے خط کھینچیے جن کے معنی آپ نہ جانتے ہوں۔
- خط کشیدہ الفاظ کے معنی اپنے دوستوں اور اساتذہ سے معلوم کیجیے یا فرہنگ میں دیکھیے۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

اٹھاؤ ہاتھ کہ دست دعا بلند کریں
ہماری عمر کا اک اور دن تمام ہوا
خدا کا شکر بجا لائیں کہ آج کے دن بھی
نہ کوئی واقعہ گزرا نہ ایسا کام ہوا
زباں سے کلمۂ حق راست کچھ کہا جاتا
ضمیر جاگتا اور اپنا امتحاں ہوتا
خدا کا شکر بجا لائیں کہ آج کا دن بھی
اسی طرح سے کٹا، منہ اندھیرے اٹھ بیٹھے
پیالی چائے کی پی، خبریں دیکھیں، ناشتہ پر
ثبوت بیٹھے بصیرت کا اپنی دیتے رہے
بخیر و خوبی پلٹ آئے جیسے شام ہوئی
اور اگلے روز کا موہوم خوف دل میں لیے
ڈرے ڈرے سے ذرا بال پڑ نہ جائے کہیں
لیے دیے یونہی بستر میں جا کے لیٹ گئے

خلاصہ

اس نظم میں شاعر نے جدید دور کے انسان کی خودغرضی، بے حسی اور سماج سے لاتعلقی کو اجاگر کیا ہے۔ اور بڑے لطیف پیرائے میں ایسے انسانوں کی روزمرہ کی مصروفیات کو بیان کیا ہے جو دنیا میں مسائل کا سامنا کرنے کے بجائے ان سے منہ چھپانے کی فکر میں رہتے ہیں۔ اور انہیں عمر کا ہر دن خیروعافیت کے ساتھ گذرنا غنیمت معلوم ہوتا ہے۔ یہ لوگ دن سکون سے گزر جانے پر خدا کا شکر ادا کرتے ہیں کہ آج انہیں کسی چیلنج کا سامنا کرنا نہیں پڑا۔ نہ کسی کے سامنے حق بولنے کی ضرورت پیش آئی اور نہ ہی ضمیر کو جگانے کی نوبت آئی۔ اور نہ کسی امتحان کا سامنا ہوا۔ بالفاظ دیگر شاعر لوگوں کی بے حسی کو نمایاں کرتے ہوئے کہہ رہا ہے کہ لوگوں کے ضمیر بے حس ہو گئے ہیں۔ اور وہ اسے جگانے سے بھی گریز کر رہے ہیں۔ طرفہ یہ کہ ایسے لوگ اپنے آپ کو بڑے عقلمند اور دانشور سمجھتے ہیں۔ حالانکہ ان کی دانشوری چائے یا ناشتے کی میز سے آگے نہیں بڑھتی۔ وہ صرف اپنے کام سے کام رکھنے کو ہی کامیاب زندگی سمجھتے ہیں۔ سماج کے مسائل اور لوگوں کے دکھ درد میں شریک ہونے کو باعث عار سمجھتے ہیں یا پھر اتنے بزدل ہوتے ہیں جو کسی معاملے میں پڑنے سے ڈرتے ہیں کہ کہیں ان کے روزمرہ کے کاروبار اور گھریلو زندگی میں خلل نہ پڑ جائے۔ اس لیے یہ لوگ اپنی ذات کے اسیر

SCERT TELANGANA

ہوتے ہیں۔ اور شام ہوتے ہی بخیر وخوبی گھر لوٹ جانا پسند کرتے ہیں۔ اتنی احتیاط کے ساتھ زندگی بسر کرنے کے باوجود انکو ہمیشہ دھڑکا لگا رہتا ہے کہ کہیں کچھ ہو نہ جائے۔ اسی خوف وتفکر کی وجہ سے وہ چین وسکون کی نیند سے بھی محروم ہو جاتے ہیں۔ آج کے دور کے انسان کو شاعر شیشہ کا آدمی سے تشبیہ دے رہا ہے انسان کے آج کے دور میں اتنی محتاط زندگی گزار رہا ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ شیشہ کی طرح ذرا سی چوٹ پر کہیں ٹوٹ پھوٹ نہ جائے۔

شاعر کا تعارف

اختر الایمان 12/نومبر 1915ء کو راؤ کھیری اتر پردیش میں پیدا ہوئے۔ دلّی کے ایک یتیم خانے میں وہ رہا کرتے تھے۔ انہوں نے 1934ء میں فتح پور سیکری مسلم ہائی اسکول میں داخلہ لیا۔ ابتداء میں وہ غزل بھی لکھتے تھے۔ لیکن ترقی پسند تحریک سے وابستہ ہونے کے بعد انہوں نے نظم کو اپنایا۔ ہائی اسکول کے بعد انہوں نے اینگلو عربک کالج میں داخلہ لیا۔ اختر الایمان نے نظم کے ساتھ افسانے بھی لکھے۔ جو ساقی، ادب لطیف اور نیا ادب وغیرہ جیسے رسائل میں شائع ہوئے۔ انہوں نے عصری موضوعات کو اپنی نظموں میں مرکزی حیثیت دی۔ ان کی نظمیں تازہ کاری اور معنویت سے معمور ہوتی ہیں۔ ان کی نظموں سے آگہی وادراک کو جلا ملتی ہے۔ اختر الایمان کے شعری مجموعوں میں 'کلام'، 'آب جو'، 'یادیں'، 'بنت لمحات'، 'نیا آہنگ'، 'سر وسامان'، اور 'زمین زمین' شامل ہیں۔ ان کا انتقال 9/مارچ 1996ء کو ہوا۔

یہ کیجیے

I۔ سمجھنا۔ اظہار خیال کرنا

A۔ ذیل میں دیئے گئے سوالوں کے جواب اپنے الفاظ میں دیجیے۔

1۔ گفتگو کے سلیقے سے کیا مراد ہے؟ موقع محل کی مناسبت سے گفتگو کرتے وقت کیسی احتیاط برتنی چاہیے؟

2۔ شاعر نے آدمی کو شیشہ کا آدمی کیوں کہا ہے؟

B۔ پڑھیے اور سمجھ کر بولیے۔

(الف) ذیل کے الفاظ کو نظم میں تلاش کیجیے اور اُن سے متعلقہ مصرعے اور ان کا مفہوم لکھیے۔

دست دعا   کلمۂ حق   ضمیر   بصیرت   موہوم   امتحاں

(ب) دیے گئے خط کشیدہ الفاظ کی ضد لکھیے اور جملے بنائیے۔

1۔ ظالم کے آگے حق بات کہنا بہت بڑی نیکی ہے۔

2۔ ہمیں ہر حال میں خدا کا شکر بجالانا چاہیے۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

3۔ بشیر سانپ کو دیکھ کر خوف زدہ ہو گیا۔

4۔ امتحان اچھا نہ لکھنے سے میری کامیابی کا امکان موہوم ہو گیا ہے۔ (   )

(ج) ذیل میں دیے گئے اشعار کو پڑھیے اور دیے گئے مفہوم میں خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پر کیجیے۔

خون اپنا ہو یا پرایا ہو
نسل آدم کا خون ہے آخر
جنگ مشرق میں ہو کہ مغرب میں
امن عالم کا خون ہے آخر
جنگ تو خود ہی ایک مسئلہ ہے
جنگ کیا مسئلوں کا حل دے گی
آگ اور خون آج بخشے گی
بھوک اور احتیاج کل دے گی
اس لیے اے شریف انسانو!
جنگ ٹلتی رہے تو بہتر ہے
آپ اور ہم سبھی کے آنگن میں
شمع جلتی رہے تو بہتر ہے

مفہوم:

سارے انسانوں کا .... 'خون ہی ہوتا ہے۔ اس میں اپنے اور پرائے کا .... نہیں ہوتا۔ دنیا کے کسی بھی حصّہ میں جنگ ہو اس سے .... خطرے میں پڑ جاتا ہے۔ جنگ سے مسئلے حل نہیں ہوتے بلکہ کئی .... پیدا ہوتے ہیں۔ لوگوں کی جانیں .... ہوتی ہیں اور غربت و افلاس .... بڑھ جاتے ہیں۔ اس لئے ہر حال میں .... کو ٹالنا اور روکنا بہتر ہے اور ساری دنیا میں امن کی .... جلتی رہی تو بہتر ہے۔

(د) پڑھیے اور جواب دیجیے۔

1۔ زندگی کا ایک دن عافیت سے گزر جانے پر آج کل کے لوگ کیا کرتے ہیں؟

2۔ موجودہ دور میں لوگوں کے صبح کے معمولات کیا ہوتے ہیں؟

3۔ ہر آدمی شام کو کیسے گھر واپس ہونا چاہتا ہے؟

4۔ اخترالایمان کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

5۔ اخترالایمان کے شعری مجموعے کونسے ہیں؟ ان کی شاعری کی خصوصیات کیا ہیں؟

II۔ اظہار مافی الضمیر۔ تخلیقی صلاحیت کا اظہار

(الف) ذیل کے سوالوں کے مختصر جواب لکھیے۔

1۔ راست طور پر حق بات کہنے سے لوگوں کو کیوں ڈر محسوس ہوتا ہے؟

2۔ ''ثبوت بیٹھے بصیرت کا اپنی دیتے رہے۔'' اس مصرعے میں کیا طنز پوشیدہ ہے؟

3۔ ضمیر کے جاگنے کی نوبت نہ آنے پر لوگ کیوں خوش ہوتے ہیں؟

SCERT TELANGANA

4۔ لوگوں کو آنے والے کل کے بارے میں کس قسم کا خوف دامن گیر ہے؟

5۔ اس نظم کا عنوان ''شیشہ کا آدمی'' ہے۔ کیا یہ عنوان موزوں ہے؟ کیوں؟ اگر آپ اسے کوئی دوسرا عنوان دینا چاہیں تو کیا دیں گے؟

(ب) ذیل کے سوالوں کے جواب تفصیل سے لکھیے۔

1۔ سماج کے تئیں لاتعلقی برتنا انسانیت کے منافی ہے۔ وضاحت کیجیے۔

2۔ اس نظم کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیے۔

(ج) تخلیقی انداز میں لکھیے

1۔ سماج میں محبت، رواداری اور آپسی تعاون کو فروغ دینے والے اقدامات سے متعلق ایک ورقیہ تیار کیجیے اور مدرسے میں تقسیم کیجیے۔

(د) توصیفی انداز میں لکھیے

1۔ آپ کے محلے یا گاؤں میں ایثار و قربانی کا مظاہرہ کرنے والے طلباء کے بارے میں ایک ستائشی مضمون لکھیے اور دعائیہ اجتماع میں پڑھ کر سنایے۔

III۔ زبان شناسی

لفظیات

(الف) ذیل کے جملوں کے خط کشیدہ الفاظ کے معنی کا انتخاب کیجیے اور قوسین میں لکھیے۔

1۔ کسی ظالم کے آگے کلمۂ حق کہنا بھی بہت بڑی نیکی ہے۔ (   )

(الف) کلمہ پڑھنا (ب) سچی بات کہنا (ج) حق وصول کرنا

2۔ کسان منہ اندھیرے کھیتوں میں کام کرنے کے لئے نکل جاتے ہیں۔ (   )

(الف) صبح سویرے (ب) منہ ڈھانک کر (ج) شام کے وقت

3۔ احمد نے اپنی غلطی کا اقرار کرلیا جس کی وجہ سے اس کا ضمیر مطمئن ہوگیا۔ (   )

(الف) جگر (ب) نفس (ج) دل و دماغ

4۔ حامد نے امتحان کی تیاری ٹھیک ڈھنگ سے نہیں کی اس لئے اسکی کامیابی کے امکانات موہوم ہیں۔ (   )

(الف) روشن (ب) غیر یقینی (ج) یقینی

5۔ مولانا ابوالکلام آزاد ایک صاحب بصیرت رہنما تھے، انکی تقاریر دانائی سے بھرپور ہوتی تھیں۔ (   )

(الف) خودپسند (ب) تنگ نظر (ج) دوراندیش

SCERT TELANGANA

(ب) ذیل کے محاوروں کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

1۔دست دعا بلند کرنا　2۔عمر تمام ہونا　3۔شکر بجالانا　4۔ضمیر جاگنا　5۔بال پڑنا

قواعد

ان جملوں کو پڑھیے۔

(1) احمد پڑھ رہا ہے۔　(2) جبین لکھ رہی ہے۔

دونوں جملوں میں احمد اور جبین فاعل ہیں یعنی پڑھنے اور لکھنے کا فعل ان دونوں سے صادر ہو رہا ہے۔ لہٰذا احمد اور جبین فاعلی حالت میں ہیں۔

جب جملے میں کوئی اسم فاعل واقع ہو تو اس اسم کی ایسی حالت کو حالت فاعلی کہتے ہیں۔

ان جملوں کو پڑھیے۔

1. عالیہ خط لکھ رہی ہے۔　2. چڑیا دانہ چگ رہی ہے۔

ان جملوں میں 'خط' اور 'دانہ' مفعول ہیں یعنی لکھنے کا اثر 'خط' پر اور چگنے کا اثر 'دانے' پر پڑ رہا ہے
لہٰذا خط اور دانہ مفعولی حالت میں ہیں۔

جب جملے میں کوئی اسم، مفعول واقع ہو تو اس کی ایسی حالت کو حالت مفعولی کہتے ہیں

اس جملے پر غور کیجیے۔

- لڑکو! سبق یاد کرو۔

اس جملے میں لڑکوں کو پکارا جا رہا ہے۔ لہٰذا لڑکو حالت ندائی میں ہے۔

جب جملے میں کوئی اسم منادی واقع ہو تو اس کی ایسی حالت کو حالت ندائی کہتے ہیں۔

مشق۔ I ذیل کے جملوں میں حالت فاعلی۔ حالت مفعولی اور حالت ندائی کی نشاندہی کیجیے۔

1۔لڑکی نے لکھا۔　2۔ سانپ کو مارو۔　3۔ یارب! دل مسلم کو زندہ تمنا دے۔

4۔خواتین وحضرات! براہ کرم متوجہ ہوں۔　5۔ ندیم نے فون کیا۔　6۔ دروازے کو بند کردو۔

منصوبہ کام

1۔ ایسی خبروں کے اخباری تراشے جمع کیجیے جس میں ایثار و ہمدردی کے واقعات کا ذکر کیا گیا ہو اور دیواری رسالہ پر چسپاں کیجیے۔

یا

اپنے بزرگوں سے جذبہ ایثار و ہمدردی کے کچھ واقعات سنیں ہوں تو اپنے الفاظ میں لکھیے اور کمرہ جماعت میں سنایے۔

SCERT TELANGANA